انمول تحفہ

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

اسلام کی بنیادی تعلیم سے واقفیت کیلئے

فاتح عیسائیت مبلغ اسلام پیر طریقت

حضرت علامہ عبدالشکور رضوی لاہوری

دار العلوم جامعہ اہلسنت

چوک یا محمد ﷺ لاجپت روڈ شاہدرہ روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

اسلام کی بنیادی تعلیم سے واقفیت کیلئے

نشانِ اسلام

تصنیف لطیف :-

فاتح عیسائیت مبلغ اسلام

پیر طریقت حضرت علامہ عبدالشکور رضوی صاحب لاہوری

ناشر :-

دار العلوم جامعہ اہلسنت

چوک یا محمد لاجپت روڈ

شاہدرہ لاہور

نام کتاب ——————— نشانِ اسلام

مصنف ——————— عبدالشکور رضوی

ناشر ——————— مکتبہ اہلسنت شاہدرہ

تعداد ——————— ۱۱۰۰

کتابت ——————— مشتاق گل

طبع ——————— بار سوم

قیمت ——————— روپے

Rs20.00

فہرست نشانِ اسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
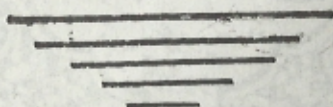
مسنون نماز ادا کرنے کا طریقہ

وضو کا طریقہ

قال عثمان رضی اللہ عنہ الا اریکم وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم توضأ ثلاثا ثلاثا۔ (صحیح مسلم فصل وضو حدیث ۲۳۰)

تیسرے خلیفہ راشد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تمہیں وضو کا مسنون طریقہ نہ بتاؤں؟ پھر آپ نے وضو کیا اور تین تین دفعہ اعضا کو دھویا۔

گردن پر مسح کرنا

عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من توضأ ومسح یدیہ علی عنقہ وقی الغل یوم القیامۃ (تلخیص الحبیر ص ۹۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل

کرتے ہیں کہ جس نے وضو کے دوران ہاتھوں سے گردن کا مسح کیا وہ قیامت کے دن گردن میں بیڑیاں پہنائے جانے سے بچ گیا (شارح صحیح بخاری علامہ ابن حجرؒ نے تلخیص الحبیر میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ علامہ شوکانی نے نیل الاوطار میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

۳۔ جرابوں پر مسح کرنا

وضو کے دوران جرابوں پر مسح کرنا جائز نہیں۔ چونکہ ایسا کرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ علامہ مبارک پوریؒ نے تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی ج ۱ ص ۲۳ میں اور میاں نذیر حسین دہلویؒ نے فتاوی نذیریہ ج ۱ ص ۲۲ اور مولانا شرف الدین نے فتاوی ثنائیہ ج ۱ ص ۴۲۳ میں لکھا ہے کہ جرابوں پر مسح کرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

۴۔ اوقات نماز

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلِّ الظُّهْرَ اِذَا کَانَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ وَالْعَصْرَ اِذَا کَانَ ظِلُّكَ مِثْلَیْكَ وَالْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ مَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ ثُلُثِ اللَّیْلِ وَصَلِّ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ یَعْنِی الْغَلَسَ۔ (موطا امام مالک ج ۱ ص ۸ حدیث ۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب تیرا سایہ تیرے برابر ہو جائے تو ظہر کی نماز ادا کرو اور جب یہ سایہ دوگنا ہو جائے تو عصر کی نماز ادا کرو اور آفتاب غروب ہونے پر مغرب کی نماز پڑھ جب کہ عشاء کا وقت رات کے تہائی حصہ تک اور فجر کی نماز اندھیرے میں ادا کر۔

۵. ظہر کا مسنون وقت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا الصَّلٰوۃَ فَاِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ (صحیح مسلم استحباب الابراد حدیث ۶۱۵)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جب گرمی زیادہ ہو تو ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو چونکہ گرمی کی شدت جہنم کا اثر ہے.

۶. عصر کا مسنون وقت

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُؤَخِّرُ الْعَصْرَ مَادَامَتِ الشَّمْسُ بَیْضَاءَ نَقِیَّۃً. (ابوداود. وقت العصر)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک یہ تھا کہ آپ عصر کی نماز کو دیر سے پڑھتے تاکہ سورج صاف اور سفید ہوتا.

۷. فجر کا مسنون وقت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّہٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ. (ترمذی ماجاء فی الاسفار حدیث ۱۵۴)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ فجر کی نماز اسفار میں پڑھو جب روشنی ہونے لگے، چونکہ اس کا ثواب بہت زیادہ ہے. امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ جمہور صحابہ کرام رضی اللہ تعالے عنہم بھی اسفار کے وقت فجر کی نماز پڑھتے تھے.

۸- اقامت کے مسنون کلمات

اِنَّ بِلَالًا کَانَ یُثَنِّی الْاَذَانَ وَیُثَنِّی الْاِقَامَۃَ (اسنادہ صحیح مصنف عبدالرزاق)

مؤذنِ رسول حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان واقامت دو مری دو مری کہا کرتے تھے۔ مؤذنِ رسول حضرت ابو محذورہ، حضرت ثوبان اور حضرت سلمہ رضی اللہ عنہم کا معمول بھی یہی تھا۔ علامہ شوکانیؒ نے نیل الاوطار ج ۲ ص ۲۴ میں اسی کو ترجیح دی ہے۔

۹- سر ڈھانپنا

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ الْقِنَاعَ (شمائل ترمذی ص ۸)

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات اپنے سر مبارک پر کپڑا رکھتے تھے فتاوی ثنائیہ ج ۱ ص ۵۲۵ میں لکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سر ڈھانپ کر نماز پڑھتے تھے۔

۱۰- کانوں تک ہاتھ اٹھانا

عَنْ قَتَادَۃَ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَتّٰی یُحَاذِیْ بِھِمَا فُرُوْعَ اُذُنَیْہِ (صحیح مسلم استحباب مع حدیث ۳۹۱)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ آپ نے تکبیر کہہ کر ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھایا۔

۱۱- ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَلسُّنَّۃُ وَضْعُ الْکَفِّ

فِی الصَّلٰوۃِ تَحْتَ السُّرَّۃِ (ابوداؤد ۔ وشرح العینی حدیث ۷۵۶)

چوتھے خلیفہ راشد حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پیارے نبی کی پیاری سُنّت یہ ہے کہ نماز میں ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھ کر ناف کے نیچے باندھا جائے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی یہی منقول ہے (واضح رہے کہ جن روایات میں سینہ پہ ہاتھ باندھنے کی صراحت ہے وہ ضعیف ہیں)

۱۲۔ ثنا

یَقُوْلُ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ۔ (صحیح مسلم حجۃ من قال حدیث نمبر ۳۹۹)

دوسرے خلیفہ راشد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز میں یہ ثنا پڑھتے تھے۔ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ۔

۱۳۔ بسم اللہ آہستہ پڑھے

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِّنْھُمْ یَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ (صحیح مسلم حجۃ من قال۔ حدیث نمبر ۳۹۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نمازیں پڑھیں لیکن کسی

ایک کو بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے ہوئے نہیں سُنا۔
امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ جمہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تسمیہ پڑھتے تھے
علامہ ابن قیم زاد المعاد میں فرماتے ہیں کسی صحیح صریح حدیث سے اونچی آواز سے
تسمیہ پڑھنا ثابت نہیں ہے۔

۱۴۔ مُقتدی سُنے اور خاموش رہے

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ

فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (سورۃ اعراف آیت نمبر ۲۰۴)
ارشاد ربانی ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو غور سے سنو اور
خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔
حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابوہریرۃ، حضرت عبداللہ بن عباس اور
حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ یہ آیت نماز اور خطبہ کے
بارہ میں نازل ہوئی (تفسیر ابن کثیر جلد ا صفحہ ۲۸۱) اس حکم ربانی کا تقاضا
ہے کہ جب امام اونچی پڑھے تو اس کو سنا جائے اور جب وہ آہستہ پڑھے تو
خاموش رہیں۔
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ
ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَءَ فَأَنْصِتُوا وَإِذَا قَرَءَ
غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ۔
يُحِبُّكُمُ اللّٰهُ۔

(روایت جریر عن قتادہ۔ صحیح مسلم۔ التشہد فی الصلاۃ حدیث نمبر ۴۰۴)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم نماز پڑھنے لگو تو صفوں کو سیدھا کر لیا کرو پھر تم میں سے کوئی ایک شخص امامت کرائے جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ البتہ جب وہ قرآن پڑھنے لگے تو تم خاموش ہو جاؤ اور جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہہ لے تو پھر تم آمین کہو۔ اس طرح کرنے سے اللہ تعالیٰ تم سے محبت رکھے گا (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ الفاظ منقول ہیں۔ امام مسلم نے اس روایت کو بھی صحیح کہا ہے)

۱۵- مقتدی سورۃ فاتحہ نہ پڑھے

عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ سَأَلَ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْإِمَامِ فِیْ شَیْءٍ۔

(صحیح مسلم، سجود التلاوۃ، حدیث نمبر ۷۰۵)

حضرت عطاء بن یسارؒ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے امام کے ساتھ پڑھنے کی بابت پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ کسی بھی نماز میں امام کے ساتھ ساتھ قرآن نہ پڑھے۔

۱۶- امام کی قرأت مقتدی کیلئے کافی ہے

کَانَ یَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ مَنْ صَلّٰی وَرَاءَ الْإِمَامِ کَفَاہُ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ۔

(صححہ البیہقی بسنن بیہقی، من قال لا یقرأ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ جو شخص امام کی اقتدا میں نماز پڑھے اس کے لیے امام کی قرأت کافی ہے (امام بیہقی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے)

١٧۔ تنہا نمازی فاتحہ پڑھے مقتدی نہیں

كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا سُئِلَ هَلْ يَقْرَءُ خَلْفَ الْاِمَامِ ؟ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ خَلْفَ الْاِمَامِ فَحَسْبُهٗ قِرَاءَةُ الْاِمَامِ وَاِذَا صَلّٰى وَحْدَهٗ فَلْيَقْرَءْ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَا يَقْرَاءُ خَلْفَ الْاِمَامِ ۔

(صححہ النیموی فی الآثار (موطا امام مالک ، ترک قراءۃ ص۲۹)

جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا جاتا کہ امام کے پیچھے مقتدی بھی پڑھے ؟ تو آپ جواب دیتے کہ مقتدی کے لیے امام کی قرأت کافی ہے البتہ جب وہ اکیلا نماز پڑھے تو قرأت کرے ۔ خود حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم بھی امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ وغیرہ نہیں پڑھتے تھے ۔

(آثار السنن میں ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے)

۱۸۔ عن جابر رضی اللہ عنہ یقول من صلی رکعۃ لم یقرء فیھا بام القران فلم یصل الا ان یکون وراء الامام

(حسن صحیح ، ترمذی شریف : ترک القراءۃ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے ایک رکعت میں بھی سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں ہوئی ، الّا یہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو تو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے (یہ حدیث حسن صحیح ہے) اسی حدیث کی بنا پر امام ترمذیؒ نے امام بخاریؒ کے دادا استاد امام احمدؒ سے نقل کیا ہے کہ لاصلوۃ لمن لم یقرء بفاتحۃ الکتاب والی حدیث تنہا نمازی کے بارہ میں ہے جو مقتدی کو شامل نہیں ہے

(ملاحظہ ہو ترمذی شریف)

مندرجہ بالا احادیث میں بڑی صراحت کے ساتھ باجماعت نماز میں مقتدی کو سورۃ فاتحہ پڑھنے سے روکا گیا ہے۔ لیکن کوئی صحیح مرفوع حدیث ایسی نہیں جس میں صراحتاً باجماعت نماز میں مقتدی کو سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہو۔

آمین آہستہ کہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُبَادِرُوا الْاِمَامَ اِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا آمِیْنَ وَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ۔

(صحیح مسلم۔ النہی عن مبادرۃ حدیث نمبر ۴۱۵)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ امام سے جلدی نہ کرو جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب وہ ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو۔

مسئلہ آمین میں یہ حدیث بڑی واضح ہے کہ جس طرح امام اللہ اکبر اور سمع اللہ لمن حمدہ اونچی کہتا ہے لیکن سب مقتدی اللہ اکبر اور ربنا لک الحمد آہستہ کہتے ہیں اسی طرح جب امام ولا الضالین بلند آواز سے پڑھے تو مقتدی کو آہستہ آمین کہنی چاہیے۔

نماز میں رفع یدین

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ، أُسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ۔

(صحیح مسلم، الامر بالسکون حدیث نمبر ۴۳۳)

حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا کیا ہوا کہ میں تمہیں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ گویا وہ شریر گھوڑوں کی دُمیں ہیں، نماز میں سکون اختیار کرو۔

اس حدیث سے یہ بات واضح ہوگئی کہ جن احادیث میں رفع یدین کرنے کا ذکر ہے وہ اس ممانعت سے پہلے کی ہیں۔ لہٰذا اس ممانعت کے بعد اب ان سابقہ روایات کو دلیل نہیں بنایا جا سکتا۔ اسی لیے کسی صحیح حدیث میں یہ صراحت نہیں کہ آخر تک آپ کا عمل رفع یدین کرنے کا تھا۔

(۲) نبوی نماز

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ۔

(حسن صححہ ابن حزم، ترمذی شریف، ما جاء فی رفع، حدیث ۲۵۷)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ نہ بتاؤں؟ پھر آپ نے نماز پڑھ کر دکھائی اور صرف شروع میں رفع یدین کیا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابن حزم نے اس کو صحیح کہا ہے۔ احمد شاکر نے بھی صحیح کہا ہے۔

۲۲ عملِ صحابہؓ

اِنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِیْ اَوَّلِ تَکْبِیْرَۃٍ مِنَ الصَّلٰوۃِ ثُمَّ لَا یَعُوْدُ۔

(سنن بیہقی، من لم یذکر الرفع۔ قال الزیلعی صحیح، قال ابن حجر رواتہ ثقات قال العینی اسنادہ علی شرط مسلم)

چوتھے خلیفہ راشد حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز کی پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے تھے بعد میں نہیں۔ (علامہ زیلعی، شارح بخاری، علامہ ابن حجر اور شارح بخاری علامہ عینی نے اس روایت اور سند کو صحیح کہا ہے) واضح رہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیگر خلفاء راشدین اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم اور دیگر بہت سے صحابہؓ کا بھی یہی عمل تھا۔ امام ترمذیؒ بھی فرماتے ہیں کہ بہت سے صحابہؓ کا اس پر عمل ہے۔

۲۳ جلسہ استراحت

عَنْ ابْنِ سَہْلِ السَّاعِدِیِّ وَفِیْہِ ثُمَّ کَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ کَبَّرَ فَقَامَ وَلَمْ یَتَوَرَّكْ۔

(ابو داؤد شریف۔ من ذکر حدیث نمبر ۹۶۶)

حضرت سہل کے صاحبزادہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہہ کر سجدہ کیا پھر تکبیر کہہ کر بیٹھے بغیر سیدھے کھڑے ہو گئے۔ امام بیہقیؒ نے نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور علامہ زیلعیؒ نے نصب الرایۃ ج ۱ ص ۳۸۹ میں حضرت عمرؓ حضرت علیؓ۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے اور علامہ ترکمانی نے جوہر النقی ج ۲ ص ۱۲۵ میں بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہی معمول نقل کیا ہے کہ وہ پہلی اور تیسری رکعت میں سجدہ سے اُٹھتے ہوئے بیٹھے بغیر

سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے۔

۲۴۔ انگلی کا اشارہ

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ يَدْعُوْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاُصْبَعِهِ السَّابَةِ وَوَضَعَ اِبْهَامَهُ عَلٰى اِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى۔

(صحیح مسلم۔ صفۃ الجلوس حدیث نمبر ۵۷۹)

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کے لیے بیٹھتے تو دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھتے اور اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے اور انگوٹھے کو درمیانی انگلی سے ملا لیتے۔

۲۵۔ درود شریف

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

(صحیح مسلم: الصلاۃ، حدیث نمبر ۴۰۵)

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم آپ پر کون سا درود شریف پڑھا کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ درود ابراہیمی تلقین فرمایا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ

وَعَلیٰ آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلیٰ آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلیٰ اِبْرَاهِیْمَ وَعَلیٰ آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

۲۶۔ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا

إن عبد الله بن الزبير رضی الله عنه رای رجلا رافعا يديه قبل ان يفرغ من صلاته فلما فرغ منها قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن يرفع يديه حتى يفرغ من صلاته۔

(رجاله ثقات. مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۶۹)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز ختم ہونے سے پہلے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگ رہا ہے تو نماز کے بعد آپ نے اس کو فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے تھے (اس کے سب راوی ثقہ ہیں)، فتاوی اہل حدیث ج ۱ ص ۱۹ فتاوی نذیریہ ج ۱ ص ۵۶۶ میں بھی ہے کہ یہ دعا شرعاً درست اور مستحب ہے۔

۲۷۔ ظہر کی سنتیں

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ۔

(ترمذی شریف باب آخر حدیث نمبر ۴۲۸)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ظہر سے پہلے چار رکعت

مستقلاً پڑھیں، اللہ تعالےٰ آگ کو اس پر حرام کر دیں گے۔

۲۸۔ عصر کی سنتیں

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰہُ اَمْرًا صَلّٰی قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا۔

(ترمذی شریف، ما جاء فی الاربع۔ حدیث نمبر ۴۳۰)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتا ہو۔

۲۹۔ مغرب کی سنتیں

قَالَ اَبُوْ مَعْمَرٍ کَانُوْا یَسْتَحِبُّوْنَ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ۔

(قیام اللیل للمروزی ص۵۸)

حضرت ابو معمرؒ فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مغرب کے بعد چار رکعت پڑھنے کو مستحب سمجھتے تھے۔

۳۰۔ عشا کی سنتیں

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ کَانُوْا یَسْتَحِبُّوْنَ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ قَبْلَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ

(قیام اللیل للمروزی ص۵۸)

حضرت سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عشاء سے پہلے چار رکعت پڑھنے کو مستحب سمجھتے تھے۔

۳۱۔ وتر کی تین رکعات

قَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَزِیْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَیْرِہٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشْرَۃَ

رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّ
ثَلَاثًا. (صحیح مسلم صلاۃ اللیل حدیث نمبر ۷۲۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات پڑھتے تھے۔ چار چار کر کے
آٹھ رکعت تہجد پڑھتے جن کے حسن اور طوالت کا کیا کہنا۔ پھر آپ صلی اللہ
علیہ وسلم تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔

۲۲۔ رکوع سے پہلے دعائے قنوت

عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ قَدْ كَانَ الْقُنُوْتُ فَقُلْتُ قَبْلَ
الرُّكُوْعِ أَمْ بَعْدَهُ؟ قَالَ قَبْلَهُ قُلْتُ فَإِنَّ فُلَانًا أَخْبَرَنِي عَنْكَ
أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ كَذَبَ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا. (صحیح بخاری۔ القنوت قبل الرکوع)

حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ
سے قنوت کی بابت پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ قنوت ثابت ہے۔ میں نے
پوچھا کہ رکوع سے پہلے پڑھیں یا بعد میں؟ آپ نے فرمایا کہ رکوع سے پہلے
میں نے عرض کیا کہ فلاں شخص نے بتایا ہے کہ آپ نے رکوع کے بعد قنوت
پڑھنے کا کہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے بہت جھوٹ کہا چونکہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک مہینہ رکوع کے بعد قنوت پڑھی ہے (مصنف
ابن ابی شیبہ میں ہے کہ اسی لیے حضرات صحابہ رض بھی رکوع سے پہلے قنوت

پڑھتے تھے۔

شارح صحیح بخاری علامہ ابن حجرؒ فتح الباری شرح بخاری ص۲۹۱ میں لکھتے ہیں کہ اس موضوع کی تمام روایات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلسل پڑھی جانے والی قنوت رکوع سے پہلے ہے اور اگر کبھی وقتی حالات کے پیش نظر پڑھی جائے تو وہ رکوع کے بعد ہے۔

۲۳۔ وتروں کے آخر میں سلام پھیرے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهٗ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ لَا فَصْلَ فِيْهِنَّ۔

(زاد المعاد ص۱۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین وتروں کے دوران سلام نہیں پھیرتے تھے۔

علامہ ابن حجرؒ نے فتح الباری شرح بخاری ج ۲ ص۲۹۱ میں لکھا ہے کہ حضرت ابی بن کعب، حضرت عمر، حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت انس رضی اللہ عنہم تین وتروں کے آخر میں سلام پھیرتے تھے درمیان میں نہیں۔

۲۴۔ فجر کی سنتیں

جَاءَ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَالْاِمَامُ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اِلٰى سَارِيَةٍ وَلَمْ يَكُنْ صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

(رجالہ موثقون، مجمع الزوائد ج ۲ ص۷۵)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فجر کی سنتیں پڑھی تھیں وہ مسجد میں آئے تو امام نماز پڑھا رہا تھا۔ آپ نے ایک ستون کے قریب دو

سنتیں پڑھیں (حضرت عبداللہ ابن عباس حضرت ابوالدردا حضرت ابوعثما
رضی اللہ عنہم بھی ایسا ہی کرتے تھے ۔)

۲۵۔ سنتوں کی قضا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّ
مَنْ لَّمْ یُصَلِّ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیُصَ
بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ ۔

(ترمذی شریف ۔ ماجاء فی اعادتھما حدیث ۴۲۳

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے فجر کی دو رکعتیں پڑھی نہ ہوں
سورج نکلنے کے بعد پڑھ لے (موطا امام مالکؒ میں حضرت ابن عمرؓ کا عمل ب
نقل کیا گیا ہے ۔

۲۶۔ مسافتِ قصر

كَانَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ ا
عَنْهُمْ یَقْصُرَانِ وَیُفْطِرَانِ فِیْ
اَرْبَعَةِ بُرُدٍ وَهِیَ سِتَّةَ عَشَرَ فَرْسَخًا ۔

(صحیح بخاری فی کم یقصر الصلاۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی
عنہم چار برد کے لمبے سفر میں نماز قصر کرتے اور روزہ افطار کرتے ت
اور چار برد سولہ فرسخ (۴۸ میل) ہوتے ہیں ۔ مولانا شرف ال
نے فتاوی ثنائیہ ج ا ص ۴۸۲ میں لکھا ہے کہ جمہور محدثین کا مسلک
کہ اڑتالیس میل مسافتِ قصر صحیح ہے ۔

۲۰۔ مدّت قصر

قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَنْ اَقَامَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا اَتَمَّ الصَّلَاةَ۔

(ترمذی شریف، فی کم تقصر، حدیث)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس مسافر نے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلی، وہ پوری نماز پڑھے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

ترجمہ: اس مسجد میں ہمارے ایسے بندے ہیں جو بڑے پاکیزگی پسند ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب پاک رہنے والے بندوں سے محبت کرتا ہے۔

اے مسلمان بھائیو! یہ تو آپ کو معلوم ہوگیا کہ اللہ تعالےٰ پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو بہت پسند فرماتا ہے۔

احادیث رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی آگاہ ہوجایئے۔ سید المرسلین شفیع المذنبین فرماتے ہیں کہ جب انسان غسل کرتا ہے تو اللہ رب العزت اپنے فرشتوں کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں کہ اے فرشتو اس نے غسل کیوں کیا (حالانکہ اللہ بہتر جانتا ہے) فرشتے عرض کرتے ہیں کہ یا مولا آپ کے حکم کی تعمیل کی۔ رب کائنات کا ارشاد ہوتا ہے کہ اے فرشتو! اس انسان نے میرے خالق مالک اور رب واحد ہونے کا اقرار کرلیا۔ اب میں پانی کے آخری قطرے کے ٹپکنے تک اس کے گناہ معاف کرتا رہوں گا اور انسان اپنے

جسم کو پاک و صاف کرنے کے ساتھ ساتھ کس قدر اللہ کی رحمت سے فائدہ اٹھاتا ہے کہ وہ اپنے گناہوں سے بھی پاک ہو جاتا ہے۔

(انیس الواعظین)

غسل کا مسنون طریقہ اور فرائض

غسل کے تین فرض ہیں۔ اگر ان میں سے ایک میں بھی کمی رہ جائے تو غسل نہ ہوگا۔

۱۔ **کلی**: منہ کے ہر پرزے گوشت ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی پہنچ جائے اکثر لوگ یہ جانتے ہیں کہ تھوڑا سا پانی منہ میں لے کر اگل دینے کو کلی کہتے ہیں۔ اگر زبان کی جڑ اور حلق کے کنارے تک پانی نہ پہنچے تو غسل نہ ہوگا اور نہ اس طرح نہانے کے بعد نماز جائز۔ بلکہ فرض ہے کہ داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہہ میں دانتوں کی جڑ اور کھڑکیوں میں پانی بہہ جائے۔

۲۔ **ناک**: ناک میں پانی ڈالنا یعنی کہ دونوں نتھنوں کا جہاں تک نرم جگہ ہے دھلنا کہ پانی کو سانس کی مدد سے اوپر چڑھائے۔ اگر ناک کے نرم بانسہ تک ایک بال برابر بھی جگہ دُھلنے سے رہ گئی تو غسل نہ ہوگا۔ ناک کے اندر ہر بال کا دُھلنا بھی فرض ہے۔

۳۔ **تمام ظاہر بدن**: یعنی سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے تلوؤں تک جسم کے ہر حصہ پر پانی بہہ جائے بعض اعضاء ایسے ہیں کہ

جب تک ان کی خاص طور پر احتیاط نہ کی جائے وہ نہیں دُھلتے اور غسل بھی نہیں ہوتا مثلاً اعضاء وضو میں جو جگہیں قابلِ احتیاط ہیں مرد کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے سر کے بالوں، بھوؤں اور مونچھوں اور داڑھی کے بالوں کو جڑ سے لے کر نوک تک اور ان کے نیچے کی کھال دُھوئے۔ (۲) کان کا ہر پرزہ اور اس کے سوراخ کا ارد گرد کی جگہ کا دھونا اور کانوں کے پیچھے کے بالوں کو ہٹا کر پانی بہائے (۳) ٹھوڑی اور گلے کے جوڑ کو بغیر منہ اٹھا کر نہ دھوئے تو نہیں دُھلیں گے۔ (۴) بغلیں بغیر ہاتھ اٹھائے۔

(۵) پیٹ پر اکثر لوگوں کے بل پڑے ہوتے ہیں اور ناف کے اندر انگلی ڈال کر دھونا جب خدشہ ہو ان کے خشک رہ جانے کا حتیٰ کہ جسم کے ہر ایک رونگٹے کی جڑ سے لے کر نوک تک پانی بہہ جائے۔

نبی پاک صاحبِ لولاک لما خلقت الافلاک تاجدارِ مدینہ پُر نور سینہ سید المرسلین رحمۃ اللعالمین خاتم النبیین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر عمل اپنی امت کو سکھانے کے لیے تھا اور آپ کا کسی عمل کو مکرر فرمانا صرف اُمت کے لیے سبق ہے۔ اگر کسی شرعی عمل میں بھول بھی جائیں تو پریشان نہ ہوں۔ اس کو اس طریقے سے درست کریں۔ مثلاً نماز کے اندر کسی واجب کا رہ جانا اور اس کی کمی کو پورا کرنے کے لیے سجدہ سہو کرنا وغیرہ آپ کا ہر عمل اُمت کو سکھانے کے لیے ہوتا تھا۔ غسل جنابت خاص غسل۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ قَالَتْ أَدْنَيْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ مَرَّتَيْنِ

أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ أَفْرَغَ بِهِ عَلَى فَرْجِهِ وَغَسَلَ بِشِمَالِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ الْأَرْضَ فَدَلَكَهَا دَلْكًا شَدِيدًا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْئَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ أَفْرَغَ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلٰثَ حَفَنَاتٍ مِلْأَ كَفِّهِ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحّٰى عَنْ مَكَانِهِ ذٰلِكَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ اَتَيْتُهُ بِالْمِنْدِيْلِ فَرَدَّهُ۔

(رواہ البخاری و مسلم شریف)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری خالہ ام المومنین حضرتِ میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کے لیے پانی بھر کے آپ کے پاس رکھ دیا تو آپ نے سب سے پہلے اپنے ہاتھوں کو دو دفعہ یا چار دفعہ دھویا اور پھر اپنا دُھلا ہوا ہاتھ آپ نے پانی کے اس برتن میں ڈالا اور اس سے پانی لے کر اپنے مقام استنجا پر ڈالا اور بائیں ہاتھ سے اس کو دھویا اور پھر اپنا وہ بایاں ہاتھ زمین کی مٹی سے ملا اور رگڑا پھر وضو کیا جیسے کہ آپ نماز کے لیے وضو فرمایا کرتے تھے۔ اس کے بعد تین دفعہ اپنے سر پر پانی بھر کر ڈالا۔ پھر اپنے سارے جسم کو دھویا۔ پھر اس جگہ سے ہٹ کر آپ نے اپنے دونوں قدم مبارک دھوئے۔ میں نے آپ کو رومال (تولیہ) دیا تو آپ نے واپس کر دیا۔

• عورتوں کے لیے پاکیزگی کا شرعی طریقہ طہارت۔

مرد ہو یا کہ عورت نماز سے پہلے جسم کا پاک ہونا، لباس کا پاک ہونا، اس جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے۔

یہاں صرف اس فرق کو بیان کرنا مقصود ہے جو عورت اور مرد کے غسل میں ہے۔

ماؤں بہنوں کے لیے:

غسل کی نیت کر کے پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئیے۔ پھر استنجا کی جگہ (مخصوص مقام) دھوئیے خواہ نجاست لگی ہو یا نہ لگی ہو۔ پھر جہاں کہیں نجاست لگی ہو اسے دھو ڈالیں پھر نماز جیسا وضو کریں۔ جو کہ عام حالت میں نماز کے لیے کیا جاتا ہے مگر پاؤں کو نہ دھوئیں۔ ہاں اگر آپ چوکی یا تختے یا پتھر پر نہا رہی ہیں تو پھر پاؤں بھی دھو لیں۔ پھر تین بار دائیں کندھے پر پانی بہائیں اور تین مرتبہ بائیں کندھے پر پانی ڈالیں اور پھر سر پر تین بار پورے بدن سمیت پانی ڈالیں۔

احتیاط:

بالی، کیل، نتھ، چوڑیاں اور دوسرے زیورات کو اچھی طرح گھما کر پانی بہائیے اور اگر سر کے بال اس قدر گھنے گوندھے ہوئے ہیں کہ پانی تہہ تک پہنچنے کا امکان نہیں تو بال کھول لیں اور پانی ڈالیں تاکہ بالوں کی تہہ تک اور جسم کے ہر ہر بال تک پانی پہنچ جائے۔

نوٹ: نیل پالش ہونے کی صورت میں نہ تو عورت کا غسل ہوتا ہے اور نہ جسم پاک ہوتا ہے اور نہ وضو ہوتا ہے کہ نماز پڑھ سکے۔ لہذا جب غسل نہ ہوگا تو نماز نہ ہوگی اور نہ ہی قرآن پاک کو ہاتھ لگایا جا سکتا ہے۔

عورت کیلئے غسل کن صورتوں میں فرض ہے؟

۱۔ جب شادی شدہ مسلمان عورت حکم باری تعالیٰ سے اپنے خاوند کی خواہش نفسانی (ہم بستری) پوری کرتی ہے۔

۲۔ ایام ماہواری (MEN CESS) کے بعد (اس کی مدت کم سے کم ۷۲ گھنٹے یعنی تین دن اور تین راتیں ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن اور دس راتیں ہے)

۳۔ (خونِ نفاس) ڈیلیوری کے بعد آنے والا خون۔ اس کی کم مدت کوئی نہیں البتہ زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے۔

جب ان تینوں صورتوں میں سے کسی ایک کا سامنا ہو تو اس کی فراغت کے بعد عورت پر غسل کرنا فرض ہے اور بغیر غسل کے نہ عورت نماز، نہ تلاوت قرآن ورنہ ہی دیگر نوافل وغیرہ پڑھ سکتی ہے۔

معذورین کے لیے حکم

وہ خواتین جو مریض ہوتی ہیں کہ ان کا خون DELIVERY اور MENCESS کی مقررہ DATES سے تجاوز کر جائے تو اسے شرعی اصطلاح میں خون استحاضہ کہتے ہیں یعنی بیماری کی صورت میں آنے والا خون۔ یا بعض خواتین لیکوریا یا قطراتِ پیشاب کی مریض ہوتی ہیں! ایسی خواتین کا اگر ایک نماز کا وقت اسی مرض میں گزر جائے تو پھر بھی ان کو نماز معاف نہیں بلکہ وہ ہر نماز کے ساتھ نیا وضو کریں اور نماز پڑھیں۔ پھر خواہ نماز میں ہی کیوں نہ اس مرض کا انہیں (یعنی پیشاب کے قطرے ہوں یا خون کا آنا) سامنا کرنا پڑے تو آئمہ محدثین کے نزدیک ان کی نماز ہو جائے گی اور اسی جائے نماز پر اسی وضو سے تلاوت قرآن بھی جائز ہو گی۔

سترِ عورت (پردہ)

ماؤں اور بہنوں آپ نے طہارت کے مختصر مسائل تو سمجھ لیے اب آیئے نماز سے پہلے عورت کے لیے لباس میں جو احکامات ہیں ذرا انہیں بھی سمجھ لیں عورتوں کو جسم کے پانچ اعضاء کے سوا پورے جسم کو ڈھانپنا فرض ہے

اور وہ پانچ اعضا یہ ہیں

- منہ اور دونوں ہاتھوں کا ہتھیلیوں سمیت اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک
- اگر باریک دوپٹہ اوڑھ کر نماز پڑھی جس سے بالوں کی سیاہی نمایاں ہوتی ہے تو نماز نہ ہوگی۔

باریک کپڑا پہن کر نماز پڑھی جس سے بدن کا رنگ جھلکتا ہوا نظر آئے تو نماز نہ ہوگی۔ ایسا کپڑا نماز کے علاوہ بھی پہننا حرام ہے۔

عورتوں کے لیے نماز پڑھنے کا طریقہ :

چہرہ دونوں ہتھیلیاں اور دونوں قدم کے سوا سارے جسم کو ڈھانکتے ہوئے باوضو، پاک جگہ قبلہ کی طرف منہ کر کے آپ کھڑی ہو جائیں اور جس وقت کی نماز پڑھنی ہو اس کی نیت کر کے دونوں ہاتھ آنچل کے اندر اتنا اٹھالیں کہ انگلیوں کا سرا کندھوں تک آجائے۔ ہاتھ اٹھاتے وقت انگلیاں نہ زیادہ ملی ہوں نہ زیادہ پھیلی ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ رُخ ہوں۔ آہستہ سے اللہ اکبر کہتی ہوئی دونوں ہاتھ نیچے لاکر داہنی ہتھیلی بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھ کر سینہ پر چھاتی کے نیچے رکھیے مگر نگاہ سجدہ کی جگہ ہو۔ اس کے بعد ثناء پڑھیں، پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں پھر سورۂ فاتحہ اور اس کے بعد سورۂ اخلاص یا جو بھی آپ کو سورت آتی ہو پڑھیے اور سورت کے ختم ہوتے ہی فوراً اللہ اکبر کہتی ہوئی رکوع میں چلی جائیں (مگر رکوع) میں مردوں کی طرح پوری طرح نہ جھکیں اور ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر دونوں گھٹنوں پر رکھ دیں۔ دونوں بازو

(بازو) بغل سے خوب ملاکر رکھیں اور پاؤں کے ٹخنے بھی ملالیں۔ رکوع میں نگاہ اپنے پیروں پر رکھیں اور کم سے کم تین بار تسبیح پڑھیں۔

سجدہ کا طریقہ:

سجدہ میں جاتے وقت پہلے گھٹنے پھر دونوں ہاتھ زمین پر رکھیں اور انگلیوں کو ملالیں اور دونوں ہاتھوں کے بیچ میں پہلے ناک اور پھر پیشانی زمین پر رکھیں دونوں پاؤں کو داہنی طرف نکال دیں اور خوب سمٹ کر اس طرح سجدہ کریں کہ پیٹ اور ران دونوں مل جائیں اور پھر تین بار تسبیح کہیں اور پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی بائیں چوتڑ پر بیٹھ جائیں اور دونوں پاؤں داہنی طرف باہر نکال دیجئے اور دوسرا سجدہ اوپر بیان کیے ہوئے طریقے کے مطابق ادا کریں اور اس کے بعد اگر پہلی رکعت ہے تو دوسری کے لیے کھڑی ہو جائیں اور اگر دوسری یا چوتھی رکعت ہے تو اس طرح التحیات کیلئے بیٹھیں۔

چند ضروری مسائل

عورتوں پر نماز باجماعت فرض نہیں۔ بہتر یہ ہے اپنی علیحدہ علیحدہ نماز پڑھیں۔ عورتوں کا مسجد میں جانا نمازِ جماعت کے لیے ممنوع ہے مگر نماز عیدین کے لیے جانا جائز ہے مگر جہاں پردے کا انتظام ہو۔
اگر نماز پڑھنے کی حالت میں وضو ٹوٹ جائے تو نیت توڑ کر دوبارہ

وضو کرے۔ نمازی عورتوں کے لیے مستحب یہ ہے کہ ان کی نظر سجدے کے مقام پر رہے۔

و جس کپڑے پہ جاندار کی تصویر ہو اس کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی ایسا لباس پہننا ناجائز ہے

دُعائے وِتر

(قنوت)

نمازِ عشاء میں فرائض اور سنتوں کے بعد تین رکعت نماز وتر واجب ہے۔ وتروں کی تیسری رکعت میں فاتحہ اور سورۃ کے بعد اللّٰہُ اَکْبَرْ کہہ کر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ

اَللّٰھُمَّ	اِنَّا	نَسْتَعِیْنُ	کَ	وَ	نَسْتَغْفِرُ	کَ
اے اللہ	ہم	مدد مانگتے ہیں	تجھ سے	اور	بخشش چاہتے ہیں	تجھ سے

اے اللہ ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور بخشش چاہتے ہیں

وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ

وَ	نُؤْمِنُ	بِکَ	وَ	نَتَوَکَّلُ	عَلیٰ	کَ
اور	ہم ایمان لاتے ہیں	تجھ پر	اور	ہم بھروسہ کرتے ہیں	پر	تجھ

اور ہم تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں

وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ

وَ	نُثْنِیْ	عَلَیْکَ	الْخَیْرَ	وَنَشْکُرُ	کَ
اور	ہم تعریف کرتے ہیں	تیری	بھلائی	اور ہم شکر کرتے ہیں	تیرا

اور بھلائی کے ساتھ تیری تعریف کرتے ہیں، اور ہم تیرا شکر ادا کرتے ہیں

وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ

وَ لَا نَكْفُرُ كَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ

اور ہم ناشکری نہیں کرتے تیری اور ہم علیحدہ رہتے ہیں اور ہم چھوڑ دیتے ہیں

اور ہم تیری ناشکری نہیں کرتے اور ہم علیحدہ رہتے ہیں اور چھوڑ دیتے ہیں

مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ

مَنْ يَفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ

(اس کو) جو نافرمانی کرتا ہے تیری اے اللہ صرف تیری ہم عبادت کرتے ہیں

اس کو جو تیری نافرمانی کرتا ہے۔ اے اللہ! ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں

وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى

وَ لَكَ نُصَلِّيْ وَ نَسْجُدُ وَ اِلَيْكَ نَسْعٰى

اور تیرے لیے ہم نماز پڑھتے ہیں اور ہم سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف ہم دوڑتے ہیں

اور تیرے لیے ہم نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور ہم تیری طرف دوڑتے ہیں

وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى

وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَ نَخْشٰى

اور ہم کوشش کرتے ہیں اور ہم امید رکھتے ہیں تیری رحمت اور ہم ڈرتے ہیں

اور ہم کوشش کرتے ہیں، اور تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں، اور ڈرتے ہیں

عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ

مُلْحِقٌ	اَلْكُفَّارِ	بِ	عَذَابَكَ	اِنَّ	عَذَابَكَ
پہنچنے والا	کافر	کو	عذاب تیرا	بیشک	عذاب تیرا

تیرے عذاب سے۔ بیشک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

محمدؐ کی غلامی دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے
اس میں اگر ہو خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

لاہور میں مدت العمر کے لیے

نمازوں کے اوقات

- یہ اوقات شہر لاہور اور اس کے مضافات کے لیے ہیں۔
- ہر مہینہ کی تین یعنی ۱، ۱۰، ۲۰ تاریخوں کے اوقات درج کیے گئے ہیں۔ درمیان کے باقی ایام کا ان سے اندازہ کرلیں۔
- احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ صبح صادق کے وقت سحری اور طلوع آفتاب کے وقت نماز فجر دو تین منٹ پہلے ختم کرلیں۔
اور غروب آفتاب کے وقت روزہ کے افطار اور مغرب کی نماز ادا کرنے میں دو ایک منٹ کی تاخیر کرلیں۔

پاکستان کے دوسرے اہم شہروں کے لیے اوقات

(مندرجہ ذیل شہروں میں درج کیے ہوئے وقت میں ــــ منٹ کا اضافہ کرلیں)

شہر	منٹ	شہر	منٹ	شہر	منٹ
اٹک	۱۰ منٹ	راولپنڈی	۸ منٹ	کیمبلپور (اٹک)	۱۰ منٹ
بنوں	۱۳ ″	ساہیوال	۱۰ ″	گجرات	۱ ″
بلوچستان	۳۰ ″	سرگودھا	۶ ″	گوجرانوالہ	۳ ″
بہاولپور	۱۴ ″	سیالکوٹ	۳ ″	لاڑکانہ	۲۴ ″
پشاور	۱۳ ″	شکارپور	۱۷ ″	مری	۴ ″
حیدرآباد	۲۳ ″	فیصل آباد	۱۰ ″	مظفرگڑھ	۱۲ ″
ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۱۵ ″	کراچی	۲۷ ″	ملتان	۱۱ ″
ڈیرہ غازی خاں	۱۵ ″	کوئٹہ	۲۸ ″	منٹگمری	۶ ″
		میانوالی	۱۰ ″		

لاہور میں نمازوں کے اوقات

مدّت العمر کے لیے

ماہ و تاریخ		صبح صادق		طلوع آفتاب		نصف النہار		عصر		غروب آفتاب		عشاء	
مہینہ	تاریخ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
جنوری	۱	۵	۳۶	۷	۶	۱۲	۷	۳	۳۲	۵	۱۰	۶	۳۷
	۱۰	۵	۳۷	۷	۴	۱۲	۱۱	۳	۳۹	۵	۱۷	۶	۴۳
	۲۰	۵	۳۶	۷	۲	۱۲	۱۴	۳	۴۸	۵	۲۵	۶	۵۰
فروری	۱	۵	۳۲	۶	۵۶	۱۲	۱۶	۳	۵۹	۵	۳۷	۷	۰
	۱۰	۵	۲۷	۶	۵۰	۱۲	۱۷	۴	۵	۵	۴۴	۷	۷
	۲۰	۵	۲۰	۶	۴۰	۱۲	۱۷	۴	۱۴	۵	۵۳	۷	۱۴
مارچ	۱	۵	۱۰	۶	۳۱	۱۲	۱۶	۴	۲۰	۶	۰	۷	۲۱
	۱۰	۵	۰	۶	۲۱	۱۲	۱۴	۴	۲۵	۶	۷	۷	۲۷
	۲۰	۴	۴۸	۶	۸	۱۲	۱۱	۴	۳۰	۶	۱۴	۷	۳۳
اپریل	۱	۴	۳۲	۵	۵۲	۱۲	۷	۴	۳۴	۶	۲۱	۷	۴۳
	۱۰	۴	۱۸	۵	۴۰	۱۲	۵	۴	۳۸	۶	۲۸	۷	۵۰
	۲۰	۴	۴	۵	۳۰	۱۲	۲	۴	۴۲	۶	۳۴	۷	۵۸

لاہور میں نمازوں کے اوقات
مدت العمر کے لیے

ماہ و تاریخ		صبح صادق		طلوع آفتاب		نصف النہار		عصر		غروب آفتاب		عشاء	
مہینہ	تاریخ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
مئی	۱	۳	۵۰	۵	۱۸	۱۲	۰	۴	۵۰	۶	۴۱	۸	۹
	۱۰	۳	۴۰	۵	۱۰	۱۱	۵۹	۴	۵۳	۶	۴۸	۸	۱۷
	۲۰	۳	۳۰	۵	۳	۱۱	۵۹	۴	۵۵	۶	۵۴	۸	۲۷
جون	۱	۳	۲۱	۴	۵۹	۱۲	۱	۴	۵۰	۷	۲	۸	۳۹
	۱۰	۳	۱۹	۴	۵۷	۱۲	۲	۴	۵۱	۷	۶	۸	۳۴
	۲۰	۳	۱۹	۴	۵۸	۱۲	۴	۵	۰	۷	۹	۸	۳۸
جولائی	۱	۳	۲۲	۵	۱	۱۱	۶	۵	۲	۷	۱۱	۸	۵۰
	۱۰	۳	۲۸	۵	۵	۱۲	۸	۵	۱	۷	۱۰	۸	۳۷
	۲۰	۳	۳۵	۵	۱۱	۱۲	۹	۵	۰	۷	۸	۸	۳۳
اگست	۱	۳	۴۶	۵	۱۹	۱۲	۹	۴	۵۸	۷	۰	۸	۳۲
	۱۰	۳	۵۴	۵	۲۵	۱۲	۸	۴	۵۲	۶	۵۱	۸	۲۲
	۲۰	۴	۳	۵	۳۱	۱۲	۶	۴	۴۶	۶	۴۲	۸	۹

لاہور میں نمازوں کے اوقات

مدّت العمر کے لیئے

ماہ و تاریخ		صبح صادق		طلوع آفتاب		نصف النہار		عصر		غروب آفتاب		عشاء	
مہینہ	تاریخ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ
ستمبر	۱	۴	۱۴	۵	۳۷	۱۲	۳	۴	۳۸	۶	۲۸	۷	۵۲
	۱۰	۴	۲۱	۵	۴۴	۱۲	۰	۴	۲۹	۶	۱۶	۷	۳۹
	۲۰	۴	۲۸	۵	۵۱	۱۱	۵۶	۴	۱۹	۶	۴	۷	۲۵
اکتوبر	۱	۴	۳۵	۵	۵۷	۱۱	۵۳	۴	۸	۵	۴۹	۷	۱۰
	۱۰	۴	۴۱	۶	۳	۱۱	۵۰	۳	۵۹	۵	۳۷	۶	۵۸
	۲۰	۴	۴۷	۶	۱	۱۱	۴۸	۳	۴۹	۵	۲۶	۶	۴۷
نومبر	۱	۴	۵۶	۶	۱۹	۱۱	۴۷	۳	۳۷	۵	۱۴	۶	۳۷
	۱۰	۵	۱	۶	۲۶	۱۱	۴۷	۳	۳۲	۵	۸	۶	۳۱
	۲۰	۵	۱۰	۶	۳۵	۱۱	۴۹	۳	۲۶	۵	۲	۶	۲۷
دسمبر	۱	۵	۱۸	۶	۴۴	۱۱	۵۲	۳	۲۲	۴	۵۹	۶	۲۵
	۱۰	۵	۲۴	۶	۵۱	۱۱	۵۶	۳	۲۳	۴	۵۹	۶	۲۷
	۲۰	۵	۳۱	۶	۵۸	۱۲	۱	۳	۲۷	۵	۴	۶	۳۱

پنجگانہ نمازوں کی رکعات

نماز فجر	چار ۴ رکعات	۲ سنت مؤکدہ	۲ فرض
نماز ظہر	بارہ ۱۲ رکعات	۴ سنت مؤکدہ	۴ فرض
		۲ سنت مؤکدہ	۲ نفل
نماز عصر	آٹھ ۸ رکعات	۴ سنت غیر مؤکدہ	۴ فرض
نماز مغرب	سات ۷ رکعات	۳ فرض	
		۲ سنت مؤکدہ	۲ نفل
نماز عشا	سترہ ۱۷ رکعات	۴ سنت غیر موکدہ	۴ فرض
		۲ سنت مؤکدہ	۳ وتر واجب ۲ نف

گویا کل ۱۷ فرض ہیں ۳ وتر واجب ۱۲ سنت مؤکدہ
۸ سنت غیر مؤکدہ اور ۶ نوافل ہیں۔

نماز جمعہ میں چودہ ۱۴ رکعات ہیں۔
۴ سنت مؤکدہ ۲ فرض ۴ سنت ۲ سنت موکدہ ۲ نفل

اذان کے بعد کی دُعا

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ

اے اللہ، اے اس کامل بُلاوے اور قائم ہونے والی نماز کے رب

اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ

حضرت محمد کو وسیلہ، فضیلت اور بلند درجہ عطا فرما

وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ

انُہیں اس مقامِ محمود پر سرفراز فرما جس کا تو نے اُن سے وعدہ کیا ہے

وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

اور ہمیں قیامت کے دن اُن کی شفاعت عطا فرما

اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝

یقیناً تو وعدہ کے خلاف نہیں فرماتا ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "جس نے اذان سن کر یہ دُعا پڑھی" حلت شفاعتی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ" وہ قیامت کے دن میری شفاعت کا حق دار ہوگا (صحیح بخاری)

سجدہ سہو کا طریقہ

سجدہ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ قعدہ آخیرہ میں تشہد (التحیات) پڑھ کر دائیں طرف سلام پھیرے پھر سجدہ کرے اس کے بعد تشہد درود اور دعا پڑھے اس کے بعد دونوں طرف حسب قاعدہ سلام پھیر دے۔

زندگی کے شب و روز کی دعائیں

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ

دعا عبادت کا مغز ہے (حدیثِ نبوی)

"دعا مومن کا ہتھیار ہے، دین کا ستون ہے، اور زمین و آسمان کا نور ہے" (ارشادِ نبوی)

ہر کام شروع کرنے سے پہلے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو رحم کرنے والا، نہایت مہربان ہے

مسجد میں داخل ہوتے ہوئے

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ! مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

مسجد سے نکلتے وقت

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

سفر پر روانہ ہونے کے وقت

اَسْتَوْدِعُکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا تَضِیْعُ وَدَائِعُہٗ

میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں. جس کے پاس امانتیں ضائع نہیں ہوتیں

سواری پر سوار ہوتے وقت

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔

بے عیب ہے وہ پاک ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارا فرماں بردار بنا دیا ہے، ورنہ ہم خود اسے زیر نہ کر سکتے تھے۔ اور ہمیں اپنے پروردگار کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔

نیا چاند دیکھنے پر

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی۔

اے اللہ! یہ چاند ہم پر امن وامان اور سلامتی واسلام والا بنا دے، اور ان کاموں کی توفیق کا ذریعہ بنا، جو تجھے محبوب اور پسند ہیں۔

کھانے سے پہلے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے جو رحم کرنے والا، نہایت مہربان ہے۔

کھانے کے بعد کی دُعائیں

کھانے کے بعد ان میں سے کوئی دُعا ضرور پڑھیے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

"تمام تعریفیں اور شکر اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھانے پینے کو دیا اور ہمیں مسلمان بنایا۔"

میزبان کے حق میں دُعائیں

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ

اے اللہ! جس نے ہمیں کھلایا تو اسے کھانے کو دے اور جس نے ہمیں پینے کو دیا تو اسے پینے کو عطا فرما۔"

سونے سے قبل دُعا

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا

"اے اللہ! میں تیرے نام سے موت و حیات پاتا ہوں۔"

---

(۱) اسکول کالجوں اور دینی مدارس کے طلباء و طالبات سبق یاد کرنے سے پہلے

رب زدنی علما

پڑھیں

ہر مسلمان کی بول چال میں
روزمرہ استعمال ہونیوالے جملے

آغازِ کار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو رحم کرنے والا، نہایت مہربان ہے

ہمارا اسلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

تم پر سلامتی ہو

سلام کا جواب

وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اور تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں

مصافحہ کرتے ہوئے

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ

اللہ تعالیٰ بخشش فرمائے ہماری بھی اور تمہاری بھی

چھینک آنے پر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

تمام تعریفیں اور شکر اللہ کے لیے ہے۔

اس کا جواب

یَرْحَمُکُمُ اللّٰہُ

اللہ تم پر رحم فرمائے

مکرر جواب

یَهْدِیکُمُ اللّٰہُ

اللہ تمہیں ہدایت بخشے

اچھی چیز دیکھ کر

(۱) سُبْحَانَ اللّٰہِ

اللہ پاک ہے

(۲) مَاشَآءَ اللّٰہُ

جو کچھ اور جیسے اللہ چاہے

ناگوار بات پر

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

نہیں ہے کوئی مدد، اور کوئی قوت، اللہ کی مدد اور قوت کے سوا

جانی و مالی نقصان پر

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ہم سب اللہ کے لیے ہیں، اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں

اظہارِ خوف و بیزاری

مَعَاذَ اللّٰہِ

پناہ بخدا

بوقت وعدہ وارادہ

اِنْ شَاءَ اللّٰہُ

اگر اللہ نے چاہا

شکریہ

(۱) جَزَاكَ اللّٰہ

(۲) جَزَاكَ اللّٰہُ خَیْرًا

(۳) جَزَاكَ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ

اللہ تمہیں بدلہ دے، بہترین بدلہ کی صورت میں

جوابِ شکریہ

(۱) عَفَاكَ اللّٰہ

اللہ تمہیں کافی ہے

(۲) بَارَكَ اللّٰہ

اللہ تمہیں برکت دے

خوش آمدید

اَھْلاً وَّسَھْلاً مَرْحَبًا

بوقتِ رخصت

فِیْ اَمَانَ اللّٰہ

خدا حافظ

خاتمہ

تَمَّتْ بِالْخَیْر

فقہی اِصطلاحات

(حروفِ ابجد کی ترتیب کے ساتھ)

اذان: نماز سے قبل نماز کے لیے بلاوا۔ جس کی ابتدا، اللہ اکبر کے الفاظ سے ہوتی ہے۔

ارکان: (واحد رکن) ستون اس کے معنیٰ ہیں۔
ارکانِ اسلام سے مراد ہیں۔ دینِ اسلام کی بنیادی اور لازمی عبادات یعنی شہادتِ توحید و رسالت، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ۔
ارکانِ وضو اور ارکانِ نماز سے مراد ہیں وضو اور نماز کے ضروری اجزا۔

اسلام: لفظی معنیٰ ہیں سلامتی چاہنا اور پناہ دینا، دوسرے معنیٰ ہیں گردن نہادن (یعنی کامل اطاعت و فرماں برداری کرنا)۔
دینِ اسلام سے مراد ہے، اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دینا۔ بنیادی عقائد پر ایمان لانا اور ارکانِ اسلام (نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ) ادا کرنا۔

استنجا: پیشاب، پاخانہ سے فراغت کے بعد پانی سے جسم کو پاک کرنا۔

(پہلے ڈھیلے سے صاف کرنا سنّت ہوگئی ہے)

استخارہ: (بھلائی اور خیر مانگنا) نمازِ عشا یا تہجد کے بعد دو رکعت نفل استخارہ کی نیت سے ادا کرنا کہ اللہ تعالیٰ اس کام کے لیے رہنمائی فرمائے جو پیشِ نظر ہے۔

اعتکاف: عبادت کی نیت سے مسجد میں ٹھہرے رہنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔ خاص طور پر رمضان المبارک میں اعتکاف کرنا سنّت مؤکدہ ہے خصوصاً آخری دس دن یا جس قدر زیادہ سے زیادہ ممکن ہو۔

امام: نماز کی قیادت کرنے والا۔ ضروری ہے کہ وہ مقتدیوں میں اپنے ذاتی تقوے، علم وعمل اور اخلاق کے اعتبار سے سب سے بہتر ہو۔

ایمان: (مان لینا) اللہ ورسول ﷺ کی بتلائی ہوئی باتوں کو زبان سے مان لینا، دل سے اُن کی سچائی پر یقین رکھنا اور ان کے مطابق عمل کا ارادہ کر لینا۔

تحیۃ الوضو: دو نفل نماز جو وضو کرنے کے بعد وضو کی تکمیل پر بطور شکرانہ ادا کی جائے۔

تحیۃ المسجد: دو یا چار نفل نماز جو مسجد میں داخل ہونے پر مسجد کی تعظیم کے طور پر ادا کی جائے۔

تسمیہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعوذ: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

تشہد: نماز میں ہر دو رکعت کے بعد قعدہ میں بیٹھ کر پڑھی جانے والی

دعا جو اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰه کے الفاظ سے شروع ہوتی ہے۔

تکبیر: اللہ اکبر

باجماعت نماز سے قبل "اقامت" کے پورے الفاظ بھی تکبیر کہلاتے ہیں۔

تکبیرِ تحریمہ: نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے "اقامت" کے بعد امام اللہ اکبر سے نماز کی ابتدا کرتے ہیں۔ یہ "تکبیرِ تحریمہ" کہلاتی ہے۔

تیمم: پاک مٹی سے یا کسی ایسی چیز سے جو مٹی کے قائم مقام ہو، جسم کو پاک کرنا۔ تیمم، وضو اور غسل کے برابر ہوتا ہے۔

توحید: اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا۔ یعنی اس کی ذات وصفات اور قدرتوں اور حکموں میں کسی کو شریک نہ کرنا۔ وہ ہر اعتبار سے یکتا اور بے مثل ہے۔

جائز وہ اشیاء اور وہ کام جو شریعت نے جن کی اجازت دی ہے۔ جائز کا درجہ فرض کا نہیں ہوتا۔

حلال: وہ اشیاء اور وہ کام جو شریعت اسلامیہ کی رُو سے جائز ہیں مثلاً حلال جانور، حلال رشتے، حلال گوشت وغیرہ

حرام: وہ اشیاء اور وہ کام جنھیں شریعتِ اسلامیہ نے ممنوع قرار دیا ہے۔ مثلاً شراب، سُور اور ناجائز رشتے۔

حدث: جسم میں ناپاکی واقع ہونا حدث کہلاتا ہے۔ اس کی دو صورتیں ہیں: حدثِ اصغر
حدثِ اکبر

سنّت : حضرت نبی کریم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال و اعمال اور پسند و ناپسند سنّت کا درجہ رکھتے ہیں۔ اِسی طرح صحابہ کرامؓ کے اعمال و افعال آثار کا درجہ رکھتے ہیں۔
شریعت کے اعمال و افعال میں فرائض کے علاوہ حضور اکرمؐ کے بتلائے ہوئے اعمال سنت کہلاتے۔

سنّتِ مؤکدہ : وہ سُنن جن کی حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی اور ہمیشہ کیا۔

سنّتِ غیر مؤکدہ : وہ سنّتیں جو حضورؐ نے مسلسل ادا نہیں فرمائیں اور اُن کی تاکید نہیں فرمائی۔

سَتر : پردہ کو اور چھپانے کو سَتر کہتے ہیں۔
جسم کا وہ حصہ جس کا چھپانا ضروری ہے "ستر" کہلاتا ہے۔
مَرد کے لیے سَتر ناف سے گھٹنے تک ہے۔
عورت کے لیے دونوں ہتھیلیوں، پاؤں اور مُنہ کے سوا پورا جسم ستر ہے۔ (نماز میں منہ کا چھپانا ضروری نہیں)

شرک : اللہ واحد لاشریک ہے۔ اس کی ذات و صفات میں یا قدرتوں اور حکموں میں کسی کو شریک کرنا شرک ہے، یہ گناہ عظیم ہے کہ انسان کسی دوسرے کو اس کے برابر اور اس جیسا یا اس کے مدِمقابل سمجھے۔

طیّب : (پاک) وہ اشیاء اور غذائیں جو پاک ہیں۔ ظاہری یا پوشیدہ نجاست سے آلودہ نہیں۔

عقیدہ: وہ اصول جسے قبول کر لیا جائے، جس پر ایمان کی بنیاد ہو۔

عقائدِ اسلام: اسلام کے بنیادی عقیدے یعنی وہ اصول جن پر ہر مسلمان کو ایمان لانا ضروری ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کو ماننا، حضرت محمد رسول اللہ پر ایمان لانا، روزِ آخرت پر یقین رکھنا وغیرہ۔

غسل: پورے جسم کو پانی سے تر کرنا (نہانا) غسل کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ جسم پر کوئی ظاہری نجاست ہو تو پہلے اسے صاف کرے پھر ہاتھ دھوئے، اس کے بعد کُلّی کرے، ناک میں پانی ڈالے اور پورے جسم پر کم از کم ایک بار پانی بہائے۔

فرض: (۱) وہ اصول جو قطعی دلیل سے ثابت ہوں، جن کو ادا کرنا ضروری ہے۔ ان کا انکار دین سے پھر جانے کے برابر ہو جاتا ہے۔ اور ان پر عمل نہ کرنا شدید گناہ ہوتا ہے۔ مثلاً نماز روزہ اور حج زکوٰۃ۔

(۲) نماز کی وہ رکعات جو لازمی اور ضروری ہیں۔

فرض کفایہ: ایسا فرض جس کو ایک یا دو آدمی ادا کرلیں تو سب کی طرف سے ادا ہو جاتا ہے مثلاً نماز جنازہ۔

قضا: فرض یا واجب نماز کو اس کا مقررہ وقت گزر جانے کے بعد ادا کرنا

قضا عمری: اگر غفلت سے نمازیں قضا ہوتی رہیں اور بعد میں احساس بیدار ہوا تو ہر نماز کے ساتھ فوت شدہ نماز کے فرض ادا کرتے رہنا "قضا عمری" کہلاتا ہے۔

کفر: اللہ کی ذات کا انکار کرنا اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو نہ ماننا۔

کافر: کفر کرنے والا یعنی توحید و رسالتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرنے والا۔

مُباح: ایسا کام جس کا کر لینا جائز ہو، نہ اس کو کرنے کا ثواب ہو، نہ ترک کرنے کا عذاب۔

مُقتدی: امام کے پیچھے نماز ادا کرنے والا

مسجد: (سجدہ کرنے کی جگہ) وہ جگہ جو نماز کے لیے مخصوص کر دی گئی ہو اللہ کے نام پر وقف ہو، اور کسی کی ذاتی ملکیت نہ ہو، ہر مسلمان وہاں نماز ادا کر سکتا ہو۔

مُسلم: جو شخص اسلام پر قائم ہو، اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہو۔

مُشرک: اللہ وحدہٗ لاشریک کے ساتھ کسی اور کو شریک کرنے والا یا کسی کو اس کے برابر اور مدِ مقابل سمجھنے والا۔

مُکبّر: باجماعت نماز سے قبل تکبیر کہنے والا۔

مؤذّن: نماز کے لیے باآواز بلند آذان دینے والا۔

مکروہ: (ناپسندیدہ) وہ امر جو مُباح تو ہو مگر پسندیدہ نہ ہو۔

مکروہ تحریمی: وہ کام جس کی ممانعت ظنّی دلیل سے ثابت ہو اور اس کا کرنا گناہ ہو۔

مکروہ تنزیہی: ایسے کام جن کا چھوڑ دینا ثواب ہو اور کرنے میں عذاب
تو نہ ہو لیکن ایک قسم کی بُرائی ہو۔

منافق: (نفاق کرنے والا) وہ بے اصول شخص جس کے دل میں
کچھ ہو اور زبان پر کچھ ہو یا دل میں کفر ہو اور زبان سے اسلام کا
دعویٰ کرے۔ ایسے شخص کو کافر سے بدتر عذاب ہو گا۔

منفرد: تنہا نماز ادا کرنے والا، جماعت کے بغیر اکیلے نماز ادا
کرنے والا۔

مؤحّد: اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان رکھنے والا، اسے واحد ماننے وا
سچا مسلمان۔

مؤمن: (ایمان والا) اللہ اور اس کے رسولِ برحق صلی اللہ علیہ وسلم پر
ایمان رکھنے والا مسلمان۔

نجاست: گندگی اور ناپاکی

نجاستِ غلیظہ: گاڑھی یا سخت نجاست، مثلاً انسان کا پاخا
وغیرہ۔

نجاستِ خفیفہ: ہلکی نجاست مثلاً حلال جانوروں کا پیشاب حرا
پرندوں کی بیٹ وغیرہ۔

نصابِ زکوٰۃ: سونے، چاندی یا کسی اور شکل میں بچت کی وہ مق
جس پر سال گزرنے کے بعد ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے
مثلاً باون تولے چاندی۔ ساڑھے سات تولے سونا یا اس قدر بچت

نواقض: (توڑنے والے)

وہ افعال یا حرکات جن سے وضو یا نماز ٹوٹ جاتی ہے

واجب: وہ افعال وارکان یا نماز کی رکعات جو فرض تو نہیں لیکن فرض کے بعد سب سے زیادہ ضروری ہوں، جن کا ادا کرنا لازم ہو اور دلیل ظنی سے ثابت ہوں۔

وضو: ہاتھ اور منہ دھونا، سر کا مسح کرنا، اور پاؤں دھونا۔

جب بھی دعا مانگیں تو دعا کے اول و آخر درود و سلام پڑھیں

نماز جمعہ

نماز جمعہ ہر مسلمان عاقل، بالغ، تندرست، مرد پر فرض ہے، جمعہ کی نماز کا وقت وہی ہی جو ظہر کی نماز کا ہے، جمعہ پڑھ لینے سے ظہر کی نماز ادا ہو جاتی ہے، جمعہ کی نماز کی قرآن مجید اور حدیث شریف میں بہت تاکید آئی ہی ایک حدیث میں ہے کہ لوگ جمعہ کی نماز ترک کرنے سے باز رہیں. ورنہ اللہ تعالیٰ اُن کے دلوں پر مہر کر دے گا، پھر وہ سخت غفلت میں پڑ جائیں گے (ابوداود) ترمذی وغیرہ)

جُمعہ کے فرضوں سے پہلے چار سنتیں، فرضوں کے بعد چار سنتیں اور پھر دو سنتیں پڑھنا سنت ہے. نماز سے پہلے امام منبر پر کھڑے ہو کر دو خطبے نمازیوں کی طرف منہ کر کے بلند آواز سے پڑھی مقتدی خاموش بیٹھ کر سُنیں. جب امام منبر پہ آکر بیٹھ جائے تو خطبہ سے پہلے اذان کہی جائے **نماز جمعہ بغیر خطبہ جائز نہیں**، ایسے ہی نماز کے بعد خطبہ پڑھنا بھی جائز نہیں.

نماز تراویح کا بیان

رمضان شریف کے مہینہ میں عشاء کے (فرض اور سنتوں) کے بعد بیس رکعات جماعت سے دس سلاموں کے ساتھ پڑھیں، اور جب چار رکعتیں

ہو جائیں تو سلام پھیر کر بیٹھے بیٹھے درود شریف پڑھیں، یا اور کوئی ذکر کرتے رہیں، یا یہ تسبیح پڑھیں۔

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاۤءِ وَالْجَبَرُوْتِ، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ، سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰۤئِكَةِ وَالرُّوْحِ، لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ ۞

رمضان المبارک کا آخری عشرہ اور اعتکاف

یوں تو رمضان المبارک میں شب و روز کا ہر ہر لمحہ رحمت خداوندی کا امت محمدیہ کے لیے پیغام بن کر آتا ہے مگر خصوصاً آخری عشرہ پہلے دو عشروں سے کہیں زیادہ رحمت ایزدی کا مظہر ہوتا ہے اس لیے کہ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھا جاتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رمضان کے آخری عشرہ میں ہمیشہ اعتکاف فرماتے اور ایک سال اعتکاف رہ گیا تو دوسرے سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔ رمضان المبارک کے خاص اعمال میں سے ایک عمل اعتکاف ہے۔

جب انسان دنیا سے الگ تھلگ ہو کر رب تعالیٰ کے دروازے پر بیٹھ جاتا ہے اور اس کا مہمان بن جاتا ہے تو یقیناً اس رب تعالیٰ سے بڑا مہربان اور معاف کرنے والا اپنے مہمانوں کو نوازنے والا کوئی نہیں ہو سکتا جس روز انسان اعتکاف (عشرہ اخیرہ) سے فارغ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔

اعتکاف کرنے والے (مرد اور عورتوں) کی عظمت

اعتکاف کے معنی ٹھہرنے کے ہیں اور شرعی محاورہ میں دنیا کے سارے کاروبار چھوڑ کر عبادت الٰہی کی نیت اور رضائے مولیٰ کی غرض سے مسجد میں ٹھہر کر عبادت کرنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔ خواتین اپنے گھر کے ایک کمرے کو مقام اعتکاف بنا سکتی ہیں۔

فضیلت اعتکاف

وَاعْتَکَفَ یَوْمًا اِبْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ تَعَالٰی جَعَلَ اللّٰہُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّارِ ثَلٰثَ خَنَادِقَ بُعْدُ مِمَّا بَیْنَ

اَلْخَنْدَقَیْنِ (طبرانی ترغیب)

ترجمہ: جس نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ایک دن کا اعتکاف کیا تو اللہ تعالیٰ اُس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقوں کی دُوری کر دیتا ہے جو کہ زمین و آسمان سے بھی زیادہ چوڑی ہیں یعنی ان کی مسافت زمین سے لے کر آسمان تک ہوگی۔

(۲) دُو حج اور دُو عمروں کا ثواب

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

مَنِ اعْتَکَفَ عشر فِی رَمَضَانَ کَانَ کَحَجَّتَیْنِ وَ عُمْرَتَیْنِ

جو شخص اللہ رب العزت کی رضا کے لیے رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کو دو حج اور دو عمروں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

نوٹ: معتکف کا عاقل مسلمان ہونا حیض و نفاس اور جنابت سے پاک ہونا ضروری ہے۔ مرد کے لیے مسجد میں اعتکاف کرنا لازمی ہے جب کہ خواتین اپنے گھر کے کسی کمرے یا گوشے میں اعتکاف کر سکتی ہیں۔

خواتین اسلام اپنے گھروں میں اعتکاف کرتی تھیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اپنے غلاموں کو اعتکاف بیٹھنے کی ترغیب فرماتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد امہات المومنین اس سنت پر عمل کرتی ہوئی اعتکاف بیٹھا کرتیں۔

لہذا آج بھی نیک سیرت موت کو یاد رکھنے والی اور خدا سے ڈرنے والی اور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنے والی خواتین اپنے گھروں میں اعتکاف کرتی ہیں۔

اعتکاف بیسویں روزہ کے دن بعد نماز عصر (غروب آفتاب سے قبل) بیٹھنا مسنون ہے۔ وہ روزہ دار خواتین جن کو حالت روزہ دار خواتین جن کو حالت روزہ میں (MENCES) حیض آجائے ان کا روزہ اور اعتکاف دونوں جاتے رہتے ہیں۔ اس لیے وہ بعد میں ان کی قضا ادا کرے۔

مسائل اعتکاف

۲۰ رمضان کی عصر سے عید کا چاند دیکھنے تک اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ کفایہ ہے یعنی تمام کے یا تمام محلہ کے مسلمانوں سے ایک شخص بھی اگر اعتکاف کرے گا تو سب بری الذمہ ہو جائیں گے۔ گو ثواب سے محروم رہیں گے لیکن ترک سنت کا الزام کسی پر نہیں رہے گا۔

مسئلہ: اعتکاف ایسی مسجد میں کرنا چاہیے جہاں پنج وقتہ نماز جماعت سے ہوتی ہے۔

مسئلہ: بلانیت اعتکاف حد مسجد سے نکلنا بجز انسانی حاجتوں اور ضرورتوں کے حرام ہے۔

مسئلہ: انسانی حاجتیں پیشاب، پاخانہ اور نہانا ہے (اگر نہانے کی حاجت ہو) استنجا کرنا اور وضو کرنا ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی گھر سے مسجد میں کھانا لانے والا نہ ہو تو کھانے کے وقت گھر تک جائز ہے۔ بہتر یہ ہے کہ کھانا گھر سے لائے اور مسجد میں کھائے۔

مسئلہ: اور حاجات شرعی میں نماز جمعہ ہے لہذا نماز جمعہ میں ایسے وقت میں جائے کہ وہاں جا کر چار سنتیں پڑھ کر خطبہ سن لے اور بعدہ رکعت سنت پڑھے بلا ضروریات مذکورہ معتکف کو مسجد سے باہر نکلنا مکروہ ہے مگر جب تک کہ آدھے سے زیادہ وقت مسجد سے باہر نہ رہے گا اعتکاف نہ ٹوٹے گا اعتکاف میں معتکف کو کھانا پینا سونا، دین کی کتابیں پڑھنا پڑھانا مسائل دینی کا بیان کرنا۔ بزرگانِ دین و انبیاء کرام کے حالات بیان کرنا جائز ہے۔

نصیحت نامہ بزبان پنجابی

دِلا غافل نہ ہو یک دم یہ دُنیا چھوڑ جانا ہے
باغیچے چھوڑ کر خالی زمین اندر سمانا ہے

تیرا نازک بدن بھائی جو لیٹے سیج پھولوں پہ
ہو ویگا ایک دن مردار پہ کرموں نے کھانا ہے

اجل کے روز کو کر یاد کر سامان چلنے کا!
زمیں کے فرش پہ سونا جو اینٹوں کا سرہانہ ہے

نہ بیلی ہو سکے بھائی نہ بیٹا باپ تے مائی؟
کیا پھرتا ہے سودائی عمل نے کام آنا ہے

جہاں کے شغل میں شاغل خدا کی یاد سے غافل
کریں دعوے جو یہ دنیا ترا دائم ٹھکانا ہے!

غلط فہمید ہے تیری نہیں آرام اک پل بیں
مسافر بے وطن ہے تو کہاں تیرا ٹھکانا ہے

فرشتہ روز کرتا ہے منادی چار کوٹوں پر۔
محلاں اونچیاں والے تیر گوریں ٹکانا ہے

کہاں وہ ماہ کنعانی کہاں تخت سلیمانی
گئے سب چھوڑ یہ فانی اگر نادان دانا ہے

عزیزا یاد کر وہ دن جو ملک الموت آویگا۔
نہ جاوے ساتھ کوئی تیرے اکیلے تو نے جانا ہے

نظر کر دیکھ خویشوں میں کہ ساتھی کون ہے تیرا
اُنہوں نے اپنے ہاتھوں سے اکیلے کو دبانا ہے

نظر کر ماڑیاں خالی کہاں وہ ماڑیاں والے
سبھی کوڑا پسارا ہے دغا بازی کا بانا ہے۔

غلام اک دم نہ کر غفلت حیاتی پر نہ کر غرہ
خدا کی یاد کر ہر دم جو آخر کام آنا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والدین کے حقوق

ارشاد باری تعالٰے ہے۔

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰـهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۭ

ترجمہ: اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اُف تک نہ کہو۔ نہ ہی انہیں جھڑک کر جواب دو بلکہ انہیں احترام سے جواب دو اور نرمی و رحم کے ساتھ ان کے سامنے جھک کر رہو اور دُعا کیا کرو کہ اے پروردگار ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے رحمت و شفقت سے (مجھے) بچپن میں پالا تھا۔

تشریح : اللہ تعالٰی نے بوڑھے والدین کی شان میں گستاخی تو کجا ناگوار لفظ سے بھی منع فرماتا ہے ۔ حضرت امام علیؓ فرماتے ہیں کہ اُف سے نیچے بھی اگر کوئی درجہ ماں باپ کو تکلیف دینے کا ہوتا تو اللہ جل شانہ' اس کو بھی حرام فرما دیتے ۔

ان آیات میں بڑھاپے کا ذکر خاص طور پر کیا گیا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس عمر میں ماں باپ کے مزاج میں عام طور پر چڑچڑاپن آجاتا ہے اور عمر کے اس حصے میں اکثر بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں اور جذباتی ہو کر اولاد کو جھڑکنا اور ڈانٹنا شروع کر دیتے ہیں اولاد کے لیے یہ لمحات بڑے صبر آزما ہوتے ہیں تب ہی تو قرآن مجید میں خصوصاً ماں باپ کے بڑھاپے کے ادب و احترام کا تذکرہ کیا گیا ہے اور اولاد کے لیے صرف یہی کافی نہیں کہ اُف تک نہ کرے اور جھڑکنے سے احتراز کرے بلکہ والدین سے قَوْلًا کَرِیْمًا یعنی ادب سے بات کرنے کا حکم دیا گیا ہے ۔

حضرت زبیر بن محمدؒ نے قَوْلًا کَرِیْمًا کی تفسیر یوں کی ہے کہ جب ماں باپ تجھ کو بلائیں تو کہے "حاضر ہوں" تعمیل ارشاد کے لیے موجود ہوں" بقول حضرت سعید بن المسیبؒ : زر خرید غلام جس طرح سخت آقا کے ساتھ گفتگو کرتا ہوا خائف ہوتا ہے اسی طرح قَوْلًا کَرِیْمًا پہ والدین کے سامنے عمل کرو۔[1]

---

[1] تفسیر در منثور ۔ فتح الباری شرح بخاری ۔

یارسول اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگرچہ دیکھنے والی فرمانبردار اولاد ہر روز سو بار بھی دیکھے؟

فرمایا: ہاں. اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے وہ بہت پاک ہے اور اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں واقع ہوتی.

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ماں باپ کا چہرہ دیکھنا عبادت ہے.

ماں باپ دونوں میں سے زیادہ حق کس کا ہے

قَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابتِی. قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ. قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ابوكَ

ترجمہ: ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ صلی علیہ وسلم میرے حسن سلوک کا ماں باپ دونوں میں سے زیادہ حقدار کون ہے فرمایا: ماں. اس شخص نے عرض کی کہ پھر؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ماں. اس شخص نے پھر عرض کی کہ پھر کون فرمایا تیری ماں. اس نے عرض کی پھر؟ فرمایا تیرا باپ. لے

لے مشکوٰۃ شریف صہ۴۲۱ بخاری و مسلم شریف.

اس حدیث سے علماء نے استنباط لیا ہے حسن سلوک اور احسان میں ماں کا حق تین حصے ہے اور باپ کا حق صرف ایک حصہ ہے۔ اس کی حکمت علماء یہ بتاتے ہیں کہ ماں اولاد کے لیے تین مشقتیں برداشت کرتی ہے۔

۱۔ حمل ۲۔ جننے ۳۔ دودھ پلانے کی۔

ساڈا تے ظہوری ایہو دین تے ایمان ایں
باقی سب گلاں ایویں قصے تے کہانیاں
پیار کملی والے دا عباداتاں دی جان ایں
سدّ لو مدینے آقا کرو مہربانیاں

ماں اور نفلی عبادت

اگر کوئی آدمی نماز نفلی، پڑھ رہا ہو تو اس کی ماں اس کا
نام لے کر پکارے تو اس کو چاہیے کہ نماز چھوڑ دے اور پہلے ماں کی بات
سننے اور اس کے حکم کی تعمیل کرے۔ ایک دفعہ والدہ کے پکارنے کے
باوجود جریج عبادت میں مشغول رہے اور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا۔

ترجمہ: اگر جریج عالم ہوتے تو ان کو معلوم ہوتا کہ والدین کے بلانے
پر جواب دینا رب تعالیٰ کی نفلی عبادت سے زیادہ بہتر ہے۔

محبت سے ماں باپ کا چہرہ دیکھنا اور حج کا ثواب

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضور شافع یوم النشور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ماں باپ کا چہرہ رحمت ومحبت کے ساتھ دیکھو
تو ہر نظر کے عوض اللہ جل شانہٗ اس کے لیے مقبول حج کا ثواب لکھنے
کا حکم فرماتے ہیں۔

نمازِ جنازہ کا بیان

جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے، یعنی اگر کسی محلہ یا بستی کے چند مسلمان بھی جنازہ کی نماز پڑھ لیں گے تو سب مسلمانوں کے اوپر سے فرض اُتر جائے گا، اور اگر کوئی بھی نہیں پڑھے گا تو سب گنہگار ہوں گے، نمازِ جنازہ میت کے لیے دعائے مغفرت ہے، اس نماز میں چار تکبیریں ہیں، پہلی تکبیر کے بعد سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ، دوسری تکبیر کے بعد نماز والے دونوں درود شریف، تیسری تکبیر کے بعد دُعا پڑھی جاتی ہے، یہ دُعائیں امام اور مقتدی آہستہ آہستہ پڑھیں، اگر جنازہ بالغ مرد یا عورت کا ہے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَ

اے اللہ ہمارے زندوں اور مُردوں کو اور حاضروں اور غائبوں

غَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا

اور چھوٹوں اور بڑوں کو، مردوں اور عورتوں کو بخش دیجیے،

اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ

اے اللہ! ہم میں سے جسے زندہ رکھے اسلام پر زندہ رکھ

وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ

اور جسے موت دے ہم میں سے ایمان پر دے،

یہ دعا ختم کرنے کے بعد امام کے ساتھ چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیر دیں، ان تکبیروں میں ہاتھ نہیں اٹھائے جائیں گے،

اگر جنازہ نابالغ لڑکے کا ہو تو درود شریف کے بعد یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا

اے اللہ اس بچہ کو ہماری نجات کے لئے آگے جانے والا بنا اور

وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا ؕ

اس کو ہماری شفاعت کا ذریعہ بنا۔

اور اگر جنازہ نابالغ لڑکی کا ہو تو درود شریف کے بعد یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا

اے اللہ اس لڑکی کو ہماری نجات کے لئے آگے جانے والا بنا

وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً ؕ

اور اس کو ہماری شفاعت کا ذریعہ بنا۔

میت کو قبر میں اتارتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ پڑھنا مستحب ہے۔

صلوٰۃ التسبیح اس نماز کی بھی بڑی فضیلت ہے، اس کے پڑھنے سے انسان کے اگلے پچھلے، نئے پرانے، صغیرہ کبیرہ، ظاہر اور پوشیدہ غرض کہ تمام گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے، یہ نماز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تعلیم فرمائی تھی، اور فرمایا تھا کہ ہو سکے تو روزانہ ورنہ ہر جمعہ کو اور ہر جمعہ کو نہ پڑھ سکو تو سال میں ایک دفعہ، سال میں ایک دفعہ بھی نہ پڑھ سکو تو تمام عمر میں ایک مرتبہ تو ضرور پڑھ لو،

رنج و غم اور مصیبت و سختی کے وقت یہ نماز نہایت مفید ہے، ابو عثمان زاہدیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسے وقت میں صلوٰۃ التسبیح سے بہتر عمل اور کوئی نہیں دیکھا، اکثر آئمہ اور بزرگانِ دین کا اس پر عمل رہا ہے، اللہ تعالیٰ مجھے اور ہر مسلمان کو اس پر عمل کی توفیق عطا فرماوے، آمین

اس نماز کے کئی طریقے ہیں۔ ہم یہاں صرف ایک طریقہ بیان کرتے ہیں۔ طریقے سب درست ہیں، اس نماز کی چار رکعتیں ہیں اور ہر رکعت میں یہ کلمے پچھتر مرتبہ درج ذیل طریقہ پر پڑھے جاتے ہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

نیت باندھ کر ثنا یعنی سُبحانک اللّٰھم کے بعد یہ کلمے پندرہ مرتبہ پڑھے —— ۱۵

اعوذ، بسم اللہ، سورہ فاتحہ اور سورۃ پڑھنے کے بعد دس مرتبہ پڑھے —— ۲۵

رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کے بعد دس مرتبہ پڑھے —— ۳۵

رکوع سے سیدھا کھڑا ہو کر قومہ میں دس مرتبہ پڑھے ———— ۴۵

پہلے سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد دس مرتبہ پڑھے ———— ۵۵

پہلے سجدہ سے اُٹھ کر بیٹھے اور جلسہ کی حالت میں دس مرتبہ پڑھے ———— ۶۵

پھر دوسرے سجدہ میں تسبیح کے بعد دس مرتبہ پڑھے ———— ۷۵

اس طرح یہ تسبیح ایک رکعت میں پچھتّر مرتبہ ہو گئی، پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے، اور سورۃ فاتحہ سے پہلے یہ کلمے پندرہ مرتبہ پڑھے، اسی طرح باقی رکعتوں میں پڑھے۔ چار رکعتوں میں یہ کلمے تین سو (۳۰۰) مرتبہ پڑھے جائیں گے۔ یہ نماز اوقاتِ مکروہہ کے علاوہ ہر وقت پڑھ سکتے ہیں۔

میں وہ سُنی ہوں جمیل قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے

ننانوے ۹۹ نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُحَمَّدٌ	اَحْمَدُ	حَامِدٌ	مَحْمُودٌ
قَاسِمٌ	عَاقِبٌ	فَاتِحٌ	خَاتِمٌ
حَاشِرٌ	مَّاحٍ	دَاعٍ	سِرَاجٌ
رَشِيدٌ	مُّنِيرٌ	بَشِيرٌ	نَذِيرٌ
هَادٍ	مُّهْدٍ	رَسُولٌ	نَبِيٌّ
طٰهٰ	يٰسٓ	مُزَّمِّلٌ	مُدَّثِّرٌ

شَفِیعٌ ﷺ	خَلِیلٌ ﷺ	کَلِیمٌ ﷺ	حَبِیبٌ ﷺ
مُصْطَفٰی ﷺ	مُرْتَضٰی ﷺ	مُجْتَبٰی ﷺ	مُخْتَارٌ ﷺ
نَاصِرٌ ﷺ	مَنْصُوْرٌ ﷺ	قَآئِمٌ ﷺ	حَافِظٌ ﷺ
شَهِیْدٌ ﷺ	عَادِلٌ ﷺ	حَکِیْمٌ ﷺ	نُوْرٌ ﷺ
حُجَّةٌ ﷺ	بُرْهَانٌ ﷺ	اَبْطَحِیٌّ ﷺ	مُؤْمِنٌ ﷺ
مُطِیْعٌ ﷺ	مُذَکِّرٌ ﷺ	وَاعِظٌ ﷺ	اَمِیْنٌ ﷺ
صَادِقٌ ﷺ	مُصَدِّقٌ ﷺ	نَاطِقٌ ﷺ	صَاحِبٌ ﷺ
مَکِّیٌّ ﷺ	مَدَنِیٌّ ﷺ	عَرَبِیٌّ ﷺ	هَاشِمِیٌّ ﷺ
تِهَامِیٌّ ﷺ	حِجَازِیٌّ ﷺ	نَزَارِیٌّ ﷺ	قُرَیْشِیٌّ ﷺ
مُضَرِیٌّ ﷺ	اُمِّیٌّ ﷺ	عَزِیْزٌ ﷺ	حَرِیْصٌ ﷺ
رَءُوْفٌ ﷺ	رَحِیْمٌ ﷺ	یَتِیْمٌ ﷺ	غَنِیٌّ ﷺ

جَوَّادٌ	فَتَّاحٌ	عَالِمٌ	طَیِّبٌ
طَاهِرٌ	مُطَهَّرٌ	خَطِیْبٌ	فَصِیْحٌ
سَیِّدٌ	مُنَقٍّ	اِمَامٌ	بَآرٌّ
شَافٍ	مُتَوَسِّطٌ	سَابِقٌ	مُقْتَصِدٌ
مَهْدِیٌّ	حَقٌّ	مُبِیْنٌ	اَوَّلٌ
اٰخِرٌ	ظَاهِرٌ	بَاطِنٌ	رَحْمَةٌ
مُحَلِّلٌ	مُحَرِّمٌ	اٰمِرٌ	نَاهٍ
شَكُوْرٌ	قَرِیْبٌ	مُنِیْبٌ	مُبَلِّغٌ
طٰسٓ	حٰمٓ	حَسِیْبٌ	اَوْلٰی

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیرِ خلقہٖ
مُحمّدٍ وّ اٰلہٖ و اَصحابہٖ اجمعین

مختصر تعارف مصنف

مختصر تعارف : نام عبد الشکور تخلص رضوی قوم گجر پیدائش ۱۹۴۶ء قصبہ سیکھواں نزد مریدکے ضلع شیخوپورہ۔

حالات : ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد ماجد مبلغ اسلام علامہ حافظ قاری نواب دین سے حاصل کی حضرت مولانا نواب دین نے تحریک کے دوران اپنے علاقہ شیخوپورہ میں امیر ملت محدث علی پوری کے حکم پر انتھک کوشش کرکے مسلم لیگ کے مشن کو کامیاب کیا۔ ان کی کوشش کے نتیجہ میں غیر مسلم جٹ برادری کے بڑے بڑے خاندانوں نے مولانا صاحب کے ہاتھ اسلام قبول کرتے ہوئے مسلم لیگ سے تعاون کا اعلان کیا۔

۱۹۶۰ء تک مولانا رضوی صاحب نے مڈل سکول پاس کرنے کے ساتھ ابتدائی تعلیم بھی مکمل کر لی تھی۔ اُن دنوں پاکستان بھر میں محدثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد لائل پور والوں کے عالم باعمل عاشق رسول ہونے کی عام مشہوری تھی یہی شہرت مولانا رضوی صاحب کو بھی جامعہ رضویہ جھنگ بازار فیصل آباد لے گئی۔ ۱۹۶۰ء میں درس نظامی شروع کیا۔ ۱۹۶۱ء میں حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت ہو کر مُرید ہو گئے۔ ۱۹۷۰ء میں دورۂ حدیث شریف مکمل ہوا

فن تجوید و قرأت : حضرت قاری غلام رسول صاحب اور حضرت قاری محمد یوسف صدیقی کے علاوہ جامعہ انوار العلوم ملتان شریف سے فن تجوید و قرأت حاصل کیا طبیہ کالج لاہور سے علم طب حاصل کرکے سند حاصل کی۔

جامعہ اشرفیہ جامعہ فتحیہ اچھرہ لاہور سے بھی کچھ کتب پڑھیں. جامعہ عربیہ حنفیہ مزنگ چونگی میں دورہ قرآن مجید مولانا محمد چراغ صاحب مولانا احسان اللہ فاروقی اور مولانا غلام اللہ خان پنڈی والوں سے پڑھا.

۱۹۷۷ء سے ۱۹۸۶ء تک تاریخی مسجد بیگم شاہی اندرون مستی گیٹ لاہور میں خطابت کے فرائض سرانجام دیئے.

یادگاری کارنامے:۔ جامع مسجد لیبیا کالونی نزد داروغہ والا. جامع مسجد بدریہ نزد تھانہ مصری شاہ کے علاوہ جامعہ قادریہ رضویہ لکھوڈیر کا سنگِ بنیاد رکھا اور شاندار عمارت تعمیر کروائی. عالم باعمل فنِ خطابت پر عبور کے ساتھ خوش الحانی خاص فضل پروردگار ہوتا ہے یہ اوصاف مولانا عبدالشکور رضوی کو اللہ تعالیٰ نے وافر عطا فرمایا ہے. کراچی سے درہ خیبر تک پاکستان کے قصبہ و شہر کے علاوہ آزاد کشمیر کی حسین وادیوں تک مولانا صاحب کو چاہنے والوں کو کثیر تعداد موجود ہے جن کی دعوت پر تقریر کے لئے جاتے رہتے ہیں.

۱۹۷۴ء کا واقعہ ہے کہ لکھوڈیر لاہور میں سورۃ مریم کی تفسیر سنا رہے تھے کہ غیر مسلموں کی آبادی نے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیا اور ساتھ بیعت بھی ہو گئے. اس طرح مولانا رضوی صاحب کی تبلیغِ اسلام کی کوشش سے اور تقریر و وعظ سے متاثر ہو کر ۱۹۸۰ء تک ایک ہزار سے زائد غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا.

درس قرآن مجید:۔ لاہور میں ہر ماہ رمضان المبارک میں شاہ عالم گیٹ بیرون بھاٹی گیٹ. بیرون موری دروازہ، بیرون ٹکسالی گیٹ اور سرائے رتن چند میں میں روزانہ دوپہر کو درس قرآن مجید کے پُر ہجوم اجتماعات ہوتے تھے لیکن حالات کے

ساتھ ساتھ اب یہ ردِ نفیس نظر نہیں آتی. مولانا عبدالشکور رضوی نے ۱۹۶۸ء سے شاہ عالم گیٹ میں درس قرآن مجید شروع کیا تھا. ۱۹۹۳ء تک درس قرآن دیتے رہے. یہ لاہور شہر میں ریکارڈ کارنامہ ہے۔

فاتح عیسائیت :۔ ۱۹۸۷ء کو حکومت پاکستان نے ایک عیسائی مصنف کو سیرت کی کتاب لکھنے پر صدارتی ایوارڈ اور نقد انعام دیا. کتاب بازار میں آئی تو پتہ چلا عیسائی نے اس کتاب میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور آپ کی والدہ ماجدہ کی مقدس بارگاہ میں نازیبا الفاظ لکھے ہیں یہ واقعہ سُن کر مولانا عبدالشکور رضوی نے شاہدرہ کے علماء کرام اور عوام کو اس مذموم واقعہ سے مطلع کر کے ۳ جولائی ۱۹۸۸ء کو جامعہ اہلسنت چوک یا محمد لاجپت روڈ سے فیصلہ کن جلوس نکالا. اس مقدس جلوس پر لاہور کی اعلیٰ انتظامیہ نے منظم ہو کر حملہ کر دیا جس سے تقریباً نو سو افراد زخمی ہو گئے. چالیس مجاہد گرفتار ہوئے مولانا رضوی کے سینے کی تین پسلیاں پولیس تشدد سے ٹوٹ گئیں. اسی حالت میں گرفتار ہوئے لیکن قدم پیچھے نہ ہٹایا. بالآخر گستاخ رسول کو دیا ہوا ایوارڈ اور نقد انعام حکومت پاکستان کو واپس لینے کا اعلان کرنا پڑا. اور گستاخِ رسول کی لکھی ہوئی کتاب پہ پورے ملک پر پابندی لگانے کا اعلان کرنا پڑا. اور گستاخ رسول پر مقدمہ دائر ہوا. (لیکن مولانا عبدالشکور رضوی کی قیادت میں اہل شاہدرہ کے اس جلوس کی خبریں ملکی و ملی اخبارات نے صفحہ اول پر شائع کیں مولانا رضوی اور ان کے ساتھیوں کی جیل سے رہائی کی خبریں ریڈیو پاکستان، ٹیلی ویژن، پاکستان نے نشر کیں، اور وائس آف امریکہ، بی بی سی لندن نے اہل شاہدرہ کے مطالبات اور جلوس پر تشدد کے متعلق پندرہ منٹ تک تبصرہ نشر کیا، اس بین الاقوامی تاریخ ساز جلوس

کی خبر سن کر گستاخ رسول تا حال مفرور ہے۔ لیکن مولانا رضوی صاحب نے متحدہ مسلم محاذ کے پلیٹ فارم سے آخری دم تک گستاخ رسول کو پھانسی لگوانے کا تہیہ کر لیا ہے۔

اپیل

سرزمین شاہدرہ لاہور میں اہل سنت والجماعت کا معیاری اور مرکزی دینی جامعہ مدرسہ اہلسنت (رجسٹرڈ) شاہدرہ لاہور۔

آج سے تقریباً پانچ سال قبل سرزمین شاہدرہ میں اہلسنت والجماعت کا کوئی ادارہ بھی ایسا نہ تھا جس میں باقاعدہ حفظ قرآن مجید درس نظامی دینی تعلیم کا انتظام ہو۔ اس بنیادی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے چوک یا محمد لاجپت روڈ، شاہدرہ میں مولانا عبدالشکور رضوی نے محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کے صدقے حضرت داتا گنج بخش ؒ کے طفیل اللہ کا نام لے کر آغاز کر دیا اور آج دن رات دین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت کا سلسلہ جاری و ساری ہے ہر سال عظیم الشان جلسہ منعقد کر کے جامعہ سے فارغ ہونے والے طلباء کی دستار بندی ہوتی ہے۔

بیرونی طلبہ اور طالبات جامعہ میں رہ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں جن کی رہائش خوراک و پوشاک، صابن تیل علاج معالجہ اور بستر وغیرہ کا بھی جامعہ ہی ذمہ دار ہے شعبہ طالبات میں بچیوں کو ناظرہ کے علاوہ حفظ قرآن مجید ترجمہ و تفسیر کے ساتھ ضروری دینی مسائل کا کورس بھی مکمل کرایا جاتا ہے۔

حضرات: ہر ماہ تقریباً بیرونی طلباء کرام کے طعام و قیام اساتذہ کرام کی

ماہانہ تنخواہیں، بل پانی، بل گیس، بل بجلی کا خرچہ ہو رہا ہے۔ یہ اخراجات اللہ کریم کے نیک مخیر بندوں اور صاحب توفیق حضرات کے تعاون سے ہی پورے ہوتے ہیں۔ لہذا آپ اس جامعہ کی معاونت کرتے ہوئے اس جامعہ کو جاری و ساری رکھنے کے لئے زیادہ سے زیادہ مالی تعاون کیجئے تاکہ یہ جامعہ مزید ترقی کر سکے۔

۱۔ اس لئے آپ جب بھی زکوٰۃ ادا کریں تو مدرسہ کا خیال رکھیں اس کے علاوہ

۲۔ صدقہ وخیرات اور فطرانہ سے بھی امداد کر سکتے ہیں۔

۳۔ قربانی کی کھالیں دیکر آپ اس جامعہ کی امداد کر سکتے ہیں

۴۔ ہر ماہ کچھ نقد مالی امداد کر دیں۔

۵۔ ہر ماہ آٹا دال صابن کا عطیہ دے سکتے ہیں

۶۔ مدرسہ کا ماہانہ کوئی بل اپنے ذمہ لے لیں۔

آپ کو اس کار خیر میں حصہ لینے کی پُر زور اپیل کی جاتی ہے۔

اپیل کہ مالی طور پہ زیادہ سے زیادہ تعاون کریں۔ امید ہے کہ آپ عمل طور پر تعاون کریں گے تاکہ یہ دینی ادارہ دین پاک کی خدمت احسن طریقہ سے سرانجام دے سکے۔

رابطہ کیلئے پتہ

مولانا عبدالشکور رضوی بانی و مہتمم جامعہ اہلسنت چوک یا محمد

لاجپت روڈ شاہدرہ

طالب دُعا۔ حافظ شیر محمد رضوی ایف اے حافظ احمد حسین رضوی بی اے

گذارش

اپنے گھروں میں ٹی وی ۔ وی سی آر اور فحش لٹریچر پر پابندی لگائیے
ورنہ کم از کم فلموں پر پابندی لگائیے ۔ بچوں اور بچیوں کو نمازی بنائیے
روزانہ گھر میں ایک وقت مقرر کرلیں کہ قرآنِ پاک اور ترجمہ والا قرآن
مجید، کنزالایمان، تلاوت کروائیں ۔
بیبیوں کو چُست لباس سے بچائیں ۔ ناخن پالش لگا کر کوئی عورت
وضو نماز، تلاوت نہیں کرسکتی ۔ کیونکہ ناخن پالش لگانے سے
وضو غُسل نہیں ہوتا ۔ کھڑے ہوکر کھانا پینا منع ہے ۔

علامہ پیر عبدالشکور رضوی صاحب

کی ایک سَو سے زیادہ ویڈیو آڈیو کیسٹیں مختلف موضوعات پہ
موجود کچھ دیگر تصانیف میں سے، تبلیغی جماعت رائیونڈ والی
سے چند سوالات = اہلسنت کی نماز دیوبندی وہابی کے پیچھے کیوں
جائز نہیں عقائد وہابیہ، عقائد مرزائیت، سپاہ صحابہ کا تعارف ۔
علماء اہلسنت سے ذاتی اپیل، فضائل روزہ، رزق حلال، خدمت
انسان کا اجر، خدمت جاندار کا اجر، قبر کا چراغ، خلق مصطفوی،
مذہبی چودھوندی دیگر کتابیں پڑھیئے دوسروں کو پڑھائیے ۔

کتاب ملنے کیلئے

۱۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ / اردو بازار لاہور

۲۔ مکتبہ رضوان ، گنج بخش روڈ ، لاہور

۳۔ مکتبہ حامدیہ ، " " "

۴۔ مکتبہ نبویہ ، " " "

۵۔ مکتبہ چشتیہ برکاتیہ ، " " "

۶۔ القمر بک کارپوریشن ، " " " "

۷۔ مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دارسلام گوجرانوالہ

۸۔ مکتبہ نوریہ رضویہ گنج بخش روڈ لاہور

۹۔ مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ، لوہاری منڈی لاہور

۱۰۔ مکتبہ فریدیہ ، جناح روڈ ساہیوال

۱۱۔ نوری بک ڈپو ، امین پور بازار فیصل آباد

۱۲۔ مکتبہ جامعہ اہلسنت لاجپت روڈ شاہدرہ لاہور

۱۳۔ چشتی کتب خانہ ، جھنگ بازار "

۱۴۔ مکتبہ نوریہ رضویہ ، وکٹوریہ مارکیٹ سکھر (سندھ)

۱۵۔ ملک سنز ، کارخانہ بازار فیصل آباد

۱۶۔ شریف سنز ، " " "

۱۷۔ علی برادران ، ارشد مارکیٹ جھنگ بازار "

کتاب ملنے کیلئے

۱۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ اردو بازار لاہور
۲۔ مکتبہ رضوان ، گنج بخش روڈ ، لاہور
۳۔ مکتبہ حامدیہ ، " " "
۴۔ مکتبہ نبویہ ، " " "
۵۔ مکتبہ چشتیہ برکاتیہ ، " " "
۶۔ القمر بک کارپوریشن ، " " "
۷۔ مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ
۸۔ مکتبہ نوریہ رضویہ گنج بخش روڈ لاہور
۹۔ مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ ، لوہاری منڈی لاہور
۱۰۔ مکتبہ فریدیہ ، جناح روڈ ساہیوال
۱۱۔ نوری بک ڈپو ، امین پور بازار فیصل آباد
۱۲۔ مکتبہ جامعہ اہلسنت لاجپت روڈ شاہدرہ لاہور
۱۳۔ چشتی کتب خانہ ، جھنگ بازار "
۱۴۔ مکتبہ نوریہ رضویہ ، وکٹوریہ مارکیٹ سکھر (سندھ)
۱۵۔ ملک سنز ، کارخانہ بازار فیصل آباد
۱۶۔ شریف سنز ، " "
۱۷۔ علمی برادران ، ارشد مارکیٹ جھنگ بازار "